

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع | نمبر ۵۱

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں ٭

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر	″	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر	″	ہدایت المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اُردو	۱۰ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	۸ر	سمپردائے	۲و۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۶ پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
″ سوال وجواب رومن اُردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۶ر
″ سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۸ر
سوالات متی کی انجیل پر	ار	کشف القرآن	ار	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۹ر و ۶ر ÷

صحت جسمی } من تصنیف قاضی میر محمد - کونبھی - فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب ہے جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے ÷

انجیل برنباس } من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری گلیسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر ÷

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو - رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۹ر - اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ÷

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادگی بہت ترقی پذیر ہو جاویں گی ÷
آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے ÷

ویدک شائستگی - قیمت رومن اردو ۸ر ÷

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۸ر ÷

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر ÷

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ر ÷

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اردو ۱۲ر فارسی اُردو ۱۲ر ÷
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اِس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اِسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے ÷

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھر انہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اردو قیمت ۱۲ر یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی ÷

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۱ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں - ا - پھلیل سنگھ نمبردار - ۲ - اسبادی ٹوکری - ۳ - سدپیک جیون - ۴ - پھرکی - ۵ - میں رہداپھرداہاں - ۶ - ایک کستی دی کتھا - ۷ - ذات ورن - ۸ - سیونک کھاگئی ÷

دیگر کتابیں

ابن حمد اُردو	۸ر ÷	شعاع نور حصہ اوّل و دویم	۵ر
رامنس کروسو	۱۲ر ÷	طیطس یا رفیق صلیب	۸ر
طلائی شمعدان	۴ر ÷	تحقیق الاسلام حصہ اوّل	۲ر
مارکو پولو کا سفرنامہ	۸ر ÷	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۱ر
روح سے معمور زندگی	۴ر ÷	القاب مسیح	
طریق دعا	۴ر ÷	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر ÷



نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۱۹ دسمبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

بقول ہمعصر کامریڈ لارڈ ہیڈلے اور خواجہ صاحب موسم سرما میں مختصر سیاحت کے لئے ہندوستان تشریف لائیں گے۔

اہلحدیث امرتسر سے دو ہزار کی ضمانت طلب ہوئی ایک مضمون عیسائیوں میں منافرت پھیلانے والا سمجھا گیا ہے۔

مفضلدار مشہور ڈاکو گرفتار کرنے والوں کا مقابلہ کرتے ہوئے زخمی ہوا اور مر گیا۔

ڈھاکہ میں کئی وکلا کو بم کی چٹھیاں پہنچیں جو ڈپٹی مجسٹریٹ کو تفویض کر دی گئیں۔

سر چارلس بیلی لفٹنٹ گورنر نے ۱۶ دسمبر کو کالج کے بت کو بے نقاب کیا۔

۱۹۱۴ء میں یورپ میں سنسکرت و عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ڈیڑھ سو پونڈ کے دو وظائف دو دو سال کے لئے دیئے جائیں گے۔ اُن کے ضوابط گزٹ میں مشتہر ہو گئے ہیں۔

دیو سماج کے بانی کی ۲۳ ویں سالگرہ کے جلسے کوٹھی دیو سماج متصل دیانند کالج میں ۱۲ سے ۱۶ دسمبر تک جاری رہے۔

وزیر اعظم جموں و کشمیر نے پانچسو روپیہ آل انڈیا کھتری کانفرنس کے سالانہ سیشن کو جو ۲۴ و ۲۵ دسمبر آئندہ کو لاہور میں منعقد ہونیوالا ہے۔ عطا کیا ہے۔

اعلان ہو گیا ہے کہ آنریبل سر آرتھر ریڈ صاحب بہادر چیف جج پنجاب چیفکورٹ ماہ آئندہ میں اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو جائنگے اور آنریبل مسٹر جسٹس ریٹگن صاحب بہادر اُن کی بجائے چیف جج بنیں گے۔

اخبار آریہ پترکا کے پرنٹر پبلشر پر مینیجنگ ڈائرکٹر ہندوستان انشورنس گوجرانوالہ نے دعوے دائر کیا۔

نہر اپر سوات میں آبپاشی کے لئے اپریل کو کھلجائیگی ۳ ½ لاکھ ایکڑ اراضی کے لئے۔

کوئٹہ میں بے تار پیام رسانی کا کام تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔

گوپالپور کی ڈکیتی کے متعلق ۲۲ ملزمین کلکتہ سے فرید پور جیل میں لیجائے گئے۔ ۱۱ دسمبر کو پولیس نے دو اور آدمی گرفتار کئے ہیں۔

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے لئے جس قدر زر تقاوی منظور کیا گیا ہے۔ اس کی مقدار اب ایک کروڑ پانچ لاکھ روپیہ تک پہونچ چکی ہے۔

لنڈن میں دو تحریکیں ہیں۔ ایک لاکھ پونڈ سے ایک جامع مسجد بنے۔ دوم ایک ہفتہ وار اخبار نکالا جائے۔

جاپان میں ۲۵۰ سند یافتہ عورتیں ڈاکٹری و طبابت کرتی ہیں۔ جاپان کا ایک پرائیویٹ ہسپتال زنانہ ڈاکٹروں کے زیر نگرانی ہے۔ جس میں بالاوسط ۸۰ مریضوں کا روزانہ علاج ہوتا ہے۔

اے۔ پی مشن ڈیرہ دون کے مسٹر ایم۔ سی نیوٹن گل کی زوجہ ۶ نومبر کو بعارضہ زچہ فوت ہو گئی۔ افسوس۔ خدا اُن کو صبر جمیل بخشے۔

پانی کے اندر کام کرنا آسان ہو گیا۔ چنانچہ اسفنج کاٹنے اور موتی نکالنے میں جو مشکلات اور رکاوٹیں پیش ہوا کرتی تھیں۔ وہ اب بالکل آسان ہو گئی ہیں۔ افریقہ جیسے نیم وحشی براعظم کے شہر تیونس (واقعہ شمالی افریقہ) کے ایک باشندے نے ایک ایسی کل بنائی ہے۔ جس میں بیٹھ کر سمندر کی تہہ میں بھی ۱۲۰ فیٹ گہرے پانی کے اندر آدمی اڑہائی تین گھنٹے کام کر سکتا ہے۔

میمن سنگھ میں خبر پہنچی ہے کہ ۲ نومبر کی شب کو سرار چر متصل بجیت پور میں ڈاکہ پڑا۔ اگر تفاصیل کا ہنوز علم نہیں ہوا۔ مگر کہا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں نے بندوقیں استعمال کیں اور تار کاٹ ڈالا۔

تار برقیات

۱۶ دسمبر قسطنطنیہ۔ ڈرسٹے آرمی کار پس کے قایمقام کمانڈر وجیل بے منشر آف وار کس مقرر ہوئے ہیں اور اپنے اختیارات جنرل لیفٹ وون سینڈرس کو دے دیئے ہیں۔ وزیر اعظم نے روسی فرانسیسی اور برطانوی سفیروں کو یقین دلایا ہے کہ جنرل سینڈرس کا کام بالکل صنعتی سوالات اور فوجی تعلیم کے متعلق ہوگا۔ مگر ابنائل قلعوں۔ مارشل لا۔ اور فوجی دربائوں سے اس کو کچھ تعلق نہ ہوگا۔ یہ سب براہ راست وزیر جنگ سے متعلق ہونگے۔

۱۶ دسمبر لنڈن۔ پیرس اور روم میں یہ کہا گیا ہے کہ برطانیہ عظمے نے دول کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ یونان کو اجازت دیجائے کہ جزائر ایجین کو اپنے ہی پاس رکھے جس میں کہ اب اس کی حکومت ہے۔ باسوائے ایمبروس اور ٹینیڈو کے جو ٹرکی کے حوالے ہونگے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ البانیہ خالی کردینے کے لئے وقت کی میعاد میں یونان کو توسیع دینی چاہئے۔ کیونکہ کمیشن حدود بندی نے مقررہ وقت پر اپنا کام ابھی تک پورا نہیں کیا۔ تیسرے یہ کہ جب اٹلی وہ جزائر جو ابھی اُس کے قبضہ میں ہیں ٹرکی کو واپس دے۔ تو اُن کی خود انتظامی کے بارے میں رعایات طلب کیجائینگی۔

بعد کی خبر ہے کہ برطانیہ عظمے نے ایجین جزائر کی بابت اور جنوبی البانیہ کو خالی کردینے میں توسیع وقت کی تجاویز دول کے روبرو پیش کی تھیں وہ تصدیق پا چکی ہیں۔

۱۶ دسمبر کیپ ٹاؤن۔ کمیشن تحقیقات کے بائیکاٹ میں کے خلاف اعتراض کرنے کے لئے ہندوستانیوں کی میٹنگیں کیپ ٹاؤن جوہنسبرگ کمبرلی پوٹشافسٹروم میں منعقد ہوگئی ہیں۔ مطالبہ یہ کیا گیا ہے۔ کہ سرجیمس روز انس اور مسٹر ٹیسر یا دو اور غیر متعصب شخص جنوبی افریقہ کے باشندے اضافہ کئے جاویں۔

۱۵ دسمبر ملبورن۔ ریسبریم جزیرہ (واقعہ نیو ہبر ڈیز) نما پرکئی دنوں سے ایک نئے آتش فشاں کی آتش فشانی شروع ہو رہی ہے۔ اس کے چھوٹے دہانے اور بن گئے ہیں مشن سٹیشن اور ہسپتال خطرہ میں ہے۔ باشندے کشتیوں میں پناہ تلاش کر رہے ہیں۔ شمالی ساحل پر دیہاتوں کی عمارتوں پر جن کو لوگ چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ لاوا کثرت سے آپڑا ہے۔ وہاں کی چھوٹی سی گوری آبادی کو تو کچھ نقصان نہیں ہوا۔ مگر بہت سے دیسی آدمی ہلاک ہوگئے ہیں بسٹیمر ڈانس نے ۵۰۰ دیسیوں کو بچایا ہے۔ جن میں بچے اور مستورات ہیں۔ لچھے مضبوط منتظم لوگ کشتیوں میں بیٹھ کر بھاگ گئے۔ اس آتش فشانی سے سارا جزیرہ ویران ہوگیا ہے تمام دریاؤں میں جلتا ہوا لاوا ہی لاوا نظر آتا ہے۔

۱۶ دسمبر لنڈن۔ لیڈز کی حالت بہت ہی خطرناک ہو رہی ہے۔ ہڑتالیوں میں بڑی بھاری جنگ ہوئی ڈنڈوں اور سونٹوں سے کام لیا گیا۔ اور ہڑتالیوں نے بہت سے سپاہیوں کو سخت زخمی کر ڈالا۔ بوٹ کے بیس کارخانے جو صرف گاس ہی کے ذریعہ چلتے تھے بند ہیں۔

بعد کی خبر ہے کہ اہل شہر کی سرگرم کوششوں سے ہڑتال اب بند ہو رہی ہے۔ ہڑتالیوں میں اب نئے آدمی نہیں شامل ہوتے ہیں۔ ٹریوے کے آدمی اور گاس پر کام کرنے والے ملازم کام پر واپس آگئے ہیں۔ اور ہر جگہ ہڑتالی اس خوف سے کہ وہ کہیں اپنی مستقل ملازمت نہ کھو بیٹھیں۔ اپنے اپنے کاموں پر واپس آرہے ہیں۔ کرسمس کی تیاریاں اور دوکانوں کے کام اب معمول پر آگئے ہیں۔

۱۶ دسمبر کراچی۔ کریڈٹ بنک کے معاملہ میں آج کراچی میں جہاں کریڈٹ بنک کا کراچی منیجر ارتمین کراچی کے وکیل بذریعہ پولیس ماخوذ ہیں۔ اس معاملہ میں کہ انہوں نے بنک کے دروازے بند ہونے کے بعد بنک کے حساب کتاب میں گڑبڑ ڈالدی ہے بمبئی کے بنک (واقعہ کراچی) کے ایجنٹ مسٹر ایس ٹی ہیمین نے کہا ہے کہ تلسی داس اور روپیہ جمع کنندہ کے درمیان روپوں کے انتقال کی تجویز ایجنٹ کے خط سے علیحدہ بھی تصدیق پاتی ہے۔ مگر جو خط ایجنٹ نے لکھا تھا۔ اس کے خیال میں اس کے حالات سے تصدیق نہیں ہوتی۔ گواہ نے کہا ہے کہ میرے بنک کے تجربہ کے اثنا میں میں نے اس قسم کی تجویز کی بابت نہ تو کچھ دیکھا اور نہ ہی کچھ سنا ہے۔ بہ حیثیت بنک کے منیجر ہونے کے میں ایسی تجویز ہرگز نہیں کر سکتا تھا۔ ملزمین سے ایک درخواست اس مضمون کی دیگئی ہے۔ کہ مسٹر ہیمین کی شہادت تسلیم نہ کیجاوے۔

۱۷ دسمبر لنڈن جرمن سٹیمر نارڈک دریائے ایمس کے دہانے پر الٹا ہوا پایا گیا ہے۔ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ۴۳ آدمی غرق ہو چکے ہیں۔

۱۶ دسمبر لنڈن۔ کل حقوق طلب مستورات نے لیورپول میں بکیرٹ کے پاس سینٹ ایپی چرچ کو آگ لگادی جنوبی حصہ بالکل برباد ہوگیا ہے۔ اور آرگن کو سخت نقصان پہنچا

۱۵ دسمبر برلن گرانڈ ڈیوک آف میکلن برگ شیورین کے تاریخی قلعہ واقعہ شیورین کا تیسرا حصہ جل گیا ہے اور بڑے عمدہ عمدہ نفیس اسباب جلکر خاک ہوگئے۔

۱۶ دسمبر ٹوکیو۔ نیم سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ جاپان اس روسی تجویز سے اتفاق نہیں کرتا کہ چلی سے غیر ممالک کی فوجیں نکال لیجاویں۔

۱۶ دسمبر الہ آباد۔ صوبجات متحدہ کی لیجس لیٹو کونسل کا آئیندہ اجلاس ۲۰ جنوری کو لکھنؤ میں ہوگا۔

۲۶ دسمبر باریسال۔ باریسال کے مقدمہ میں ایک ملزم کی بیماری کی وجہ سے مقدمہ کی سماعت کرسمس کے بعد ہوگی۔

آسٹریا کی بحری طاقت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسرا جنگی جہاز بھی بن گیا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی قیامت میں کیا قدرت تھی

جس طرح مسیح کی پیدائش اور کلام اور اس کی کل زندگی قدرت اور طاقت سے معمور تھی اسی طرح مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے میں بھی بڑی بھاری طاقت تھی۔ اور نہ صرف اسی بات میں ہی قدرت تھی۔ بلکہ اس کے صعود میں بھی بڑی بھاری قدرت تھی۔ اسی لئے انجیل شریف میں مسیح کو خدا کی قدرت کہا گیا ہے۔ مسیح کی فروتنی اور دکھ کی زندگی میں جب وہ بڑی محدود اور تنگ انسانی زندگی بسر کرتا تھا بہت سی دقتیں اور محدودات تھیں اور قدرت کی بھرپوری اور جلال کی چیزیں جن کو وہ چھوڑ کر آیا تھا اُس کی دسترس سے دور تھیں۔ مگر جونہی کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تو یہی تمام فانی محدودیتیں اور تکالیف جاتی رہیں۔ جنگ ختم ہو گیا فتح حاصل ہو گئی۔ اور وہ پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرا (رومی ۱:۴) یعنی وہ اپنے الٰہی حقوق جتانے اور اپنے پیروؤں کو وہ روحانی طاقتیں اور جلال بخشنے کا مجاز ہو گیا جو وہ دنیا کی بنیاد ڈالے جانے سے پیشتر بحیثیت ازلی کلمہ کے جس سے دنیا خلق ہوئی۔ باپ کے ساتھ رکھتا تھا۔ وہ اپنے زندہ ہونے سے اس قابل ہو گیا کہ اپنی روحانی بادشاہت اس دنیا میں قایم کرنے کے لئے اپنی اُمت کو قدرت اور اختیار دے۔ یسوع نے پاس آکر ان سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو ۔ ۔ ۔ ۔ (متی ۲۸: ۱۸ سے ۲۰) یہی قیامت مسیح کی طاقت تھی جس کی طرف پولوس رسول کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں۔ اسی کو پورے طور پر سمجھنے اور مسیح کے ساتھ رفاقت حاصل کرنے۔ اور مسیح کی قیامت کے ساتھ اپنی قیامت کے یقین کو حاصل کرنے کا آرزو مند تھا مسیح کی قیامت میں وہ سب جو مسیح میں ہو کر مصلوب ہوئے تھے زندہ ہو گئے۔ اور ان سبھوں نے اُس میں ہو کر اس پر فتح پائی جس کے پاس موت کا اختیار تھا۔ مسیح کی وفات اور قیامت اور صعود لاثانی اور نہایت ہی بار آور واقعات ہیں جن پر ایمان لانے سے ہر ایک ایماندار ویسا ہی بن سکتا ہے جیسا مسیح ہے۔

بے ایمانی کا گناہ

جس گناہ کے خلاف خداوند مسیح نے اپنی تمام زمینی زندگی میں جنگ کی اور جس کے سبب سے آخر کار مسیح کی موت بھی واقعہ ہوئی۔ وہ یہودیوں کا مسیح پر ایمان نہ لانا تھا۔ خداوند مسیح بخوبی جانتا تھا کہ بنی آدم کے واسطے وہ عمدہ اور لاثانی چیز لایا ہوں جس کی نظیر دنیا میں نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا نے بنی آدم کے گناہوں کی بخشش اور خدا کی بادشاہت میں ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اس کا بخشنے والا مجھ کو مقرر کیا ہے۔ خدا کی ان اعلےٰ بخششوں سے بے پرواہی اور لفاسانیت اور بے ایمانی میں ہو کر ان کو رد کر دینا ہی بے ایمانی کا گناہ اور سب سے بڑا گناہ ہے۔ خداوند مسیح کی تعلیم کے مطابق خدا کی اس پر فضل مرضی کی جو مسیح کی شخصیت اور کلام میں ظاہر کر دی گئی ہے فرمانبرداری کرنا ہی در اصل وہ ایمان ہے جس سے ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے پس ایمان نہ لانا ہی خدا کی نافرمانی کرنا ہے۔ اسی لئے مسیح نے ان شہروں پر ملامت کی جن میں اس کے بہت سے معجزے اور تعلیمات معرض ظہور میں آئی تھیں۔ مثلاً خرازین اور بیت صیدا۔ اور ایسا ہی یروشلیم بھی (متی ۱۱: ۲۱ ۔ ۲۳ ۔ ۲۸ ؛ ۲۷ و ۳۸) ان کا گناہ یہ تھا کہ انہوں نے خدا کے فضل اور یکتا رسول یعنی یسوع مسیح کو نہ مانا تھا۔ اسی سبب سے اس پر ہلاکت کا فتوے دیا گیا جو آخر کار سنہ ۷۰ء میں یروشلم پر وارد بھی ہو چکا ہے۔ اسی طرح لازم ہے کہ ہر ایک شخص جو مسیح کے اس خوشخبری کے اعلان کو سنتا اور پڑھتا ہے وہ اس کو فوراً قبول کرنے تاکہ کہیں اس پر بھی اس قسم کے فتوے وارد نہ ہوں اور وہ خدا کی بادشاہت میں ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے سے محروم نہ رہ جائے۔

۱۹۱۴ء کی بابت پیشینگوئیاں

{جنتری انگریزی}

گورس المینک میں سنہ ۱۹۱۴ء کی بابت ذیل کی پیشینگوئیاں درج ہیں امید ہے کہ ناظرین نور افشاں اس کا تجربہ ہمراہ کرتے رہیں گے اور اس کے نتیجہ کو دیکھ کر ان پیشینگوئیوں کی صحت و غلطی کا فیصلہ کریں گے وہ پیشینگوئیاں یہ ہیں:۔

جنوری۔ سردی زیادہ ہوگی بحری دقتیں پیش آویں گی متعدی امراض کے خطرات پیدا ہوں گے۔ جہازرانی اور مذہب کے متعلق مضحکہ ہائے و قوع میں آویں گے۔

فروری میں یکساں حالت قائم نہ رہیگی۔ حضور ملک معظم اور گورنمنٹ کے درمیان سخت تنازعہ پیدا ہوگا۔

مارچ کا مہینہ خاتمہ پر نہایت ہی نفیس رہیگا۔ اور آبادیاں دگرگوں کارروائیاں کریں گی۔

اپریل کا مہینہ عام طور اچھا گذرے گا۔ بارش زیادہ ہوگی۔ خزانہ کے حق میں یہ مہینہ نحس ہوگا۔ سب سے بڑے دس آدمیوں میں موت ہوگی

مئی میں یکساں حالت نہ رہیگی۔ جرائیم اور آتش زنی کے واقعات ہونگے۔

جون کا مہینہ اچھا گذرے گا۔ بادل گرجینگے تھیٹروں کے حق میں نحس ہوگا۔ بیس آدمی کا منزل میں آگ اور کسی چیز کے پھٹنے کا اندیشہ ہے۔

جولائی۔ کے مہینہ میں جوش و خروش اور میلان جنگ رعایا میں پیدا ہوگا۔ گورنمنٹ کے لئے نازک حالت پیدا ہوگی۔

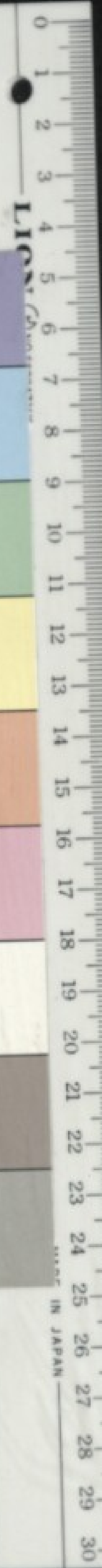
اگست۔ عموماً اچھا گذرے گا۔ سرکاری آمدنی میں ضعف اور روپیہ کے لین دین میں چالبازی ہوگی۔

ستمبر اچھا گذرے گا فرانس اور اٹلی میں مذہبی فساد ہوگا۔

اکتوبر۔ اچھا گذرے گا رعایا مفلس رہیگی۔

نومبر سرد رہیگا۔ دیگر قوموں سے جھگڑا رہیگا۔ سوفلسٹ محو رہیگے۔

دسمبر بڑے دن کے ایام میں برفباری ہوگی۔ سخت تصادم



ریبوے وقوع میں آویگا۔ اعلیٰ طبقات میں بری مشغلہ ہوگا بہت لوگوں کے لئے بڑے دن کی تعطیل کا زمانہ رنج و غم میں گذریگا۔

ہندوستان میں مہذب لڑکے

کہتے ہیں کہ اندور کے بچے تہذیب میں ہندوستان کے کسی اور جگہ کے بچوں سے نہایت ہی درجہ بڑھ چڑھ کر مہذب ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جو مہاراجہ صاحب کا جنم دن منایا گیا۔ اس میں ریاست کے وزیر اعظم مسٹر ... نے ذکر کرتے فرمایا کہ میں نے اندور کے بچوں کو ہندوستان کے کسی اور مقامات کے بچوں کی بہ نسبت بہت ہی زیادہ ہمدرد عقیدہ اور مہذب اور بڑوں کی تعظیم کرنے والے پایا۔ مسٹر ... صاحب موصوف نے ہز ہائینس سے بچوں کی حفاظت اور بہبودی کے لئے خاص سفارش کی ہے کیونکہ ان کے بیان کے مطابق ریاست کی بہت سی امیدوں کا انحصار ان پر ہے۔ وزیر اعظم صاحب نے بے حساب پرچار دیا کہ چھوٹے بچوں ہی نے گیت گا گا کر ہز ہائینس کے جنم دن کی یاد کی ابتدا کی تھی ان کا قول ہے کہ وہ خدا کے فرشتے ہیں۔

دعا کا اثر

دنیا کا نہایت مشہور و معروف اور لائق انگریزی اخبار نویس ڈبلیو۔ ٹی سٹیڈ نے "ٹیٹانک" جہاز پر سوار ہونے سے پیشتر دعا کے اثر کی بات یوں فرمایا۔ "نیوریل کے آدمیوں سے کہو کہ دعا کے برابر کوئی طاقت نہیں ہے۔ نیوریل کے بیس ہزار دعاگو آدمی دنیا کو بالکل تبدیل کر دینگے۔" مسٹر سٹیڈ کی بڑی زبردست شہادت اس امر پر ہے کہ خدا کے لوگوں کو اپنے کاموں میں اس سے دعا کرنے میں ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ ہر ایک دیندار مسیحی کا دائمی اور یقینی تجربہ ہے۔

چین میں مسیحیت

آج سو سال کا عرصہ گذرا ہے کہ رابرٹ موریسن صاحب امریکہ سے چین کو روانہ ہوئے تھے۔ اور اس وقت سے ... تھا وہاں انجیل کے لئے دروازہ بند تھا۔ مگر اب سو برسوں سے ساحل پر مقامات انجیل کے لئے کھل چکے ہیں اور صرف ۱۰ برس گذرے کہ ملک کا اندرونہ بھی مشنریوں کے لئے کھل گیا ہے۔ اور اب چین کی چھوٹی سی چھوٹی بستی بھی انجیل کو خیر مقدم کرنے میں قاصر نہیں ہے۔ حتیٰ کہ وہاں کی سلطنت جمہوری کے پریذیڈنٹ نے اپنے خاندان کا اتالیق ایک مشنری کو مقرر کیا ہے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ مسیحی بھی وہاں کا پریذیڈنٹ یا پرائم منسٹر ہونیکا حق رکھتا ہے۔ کیسی بلند خیالی اور آزادگی اور اتحاد ہے جو مسیحی مذہب نے چین کے باشندوں کے درمیان پیدا کر دیا ہے۔

ہندوستان کی آبادی

۱۹۱۱ء کے مطابق ہندوستان کی درست آبادی حسب ذیل ہے۔

ہندو۔	۲۱۷۵۸۶۹۰۰
مسلمان۔	۶۶۶۲۳۴۱۲
بدھ۔	۱۰۷۲۱۴۴۹
مسیحی۔	۳۸۷۶۱۹۵
میزان	۳۱۵۱۳۲۵۳۷۔

افیون کی تجارت کلکتہ میں

۳ دسمبر ۱۹۱۳ء کا ذکر ہے کہ کلکتہ کے افیون کے گودام ابھی تک بھرے پڑے ہیں صوبہ بہار کی افیون کے ۱۰۰ صندوق یا ٹوکرے رکھے ہوئے تھے جن کی ٹھیک ٹھیک قیمت جو وصول کی گئی تھی ۵۲۰۰ روپیہ فی ٹوکری تھی۔ اور نیلامی قیمت ۳۰۰۰ روپیہ فی صندوق پہنچ گئی تھی۔ بنارسی افیون کی ٹوکریوں کی تعداد ۱۷۵ تھی اور بہار کی افیون کی قیمت جو پیش کی گئی ۳۰۰۰ روپیہ تھی۔ اور نیلامی قیمت ۲۶۷۵۰ روپیہ تھی۔ کل نیلامی قیمت ۸۹۷۵۰ روپیہ تھی۔ زیادہ تر کمی اس امر سے منسوب کی جاتی ہے کہ آئندہ مہینے میں افیون کی بہت سی ٹوکریاں آ جائیں گی۔

کاغذ کی بوتلیں

یہ زمانہ ایجادوں کا ہے جس میں ہمیشہ ہر قسم کی نئی نئی چیزیں ظہور میں آتی رہتی ہیں۔ منجملہ ان بیشمار نئی چیزوں کے ایک یہ بھی ہے کہ اب کاغذ کی بوتلیں بھی بننے لگ پڑی ہیں۔ جن میں دودھ وغیرہ رقیق چیزیں بھری جا سکتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ بوتلیں ایسی مضبوط ہوتی ہیں کہ وہ ڈھائی من بوجھ باسانی برداشت کر سکتی ہیں۔ اور ان کا کچھ بھی نقصان نہیں ہو سکتا ان خوبیوں کے علاوہ ان کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ سبک بہت ہوتی ہیں اور وزن کانچ کی بوتلوں سے نصف ہوتا ہے۔ ایسی بوتلیں بنانے کا خرچ بھی بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک بوتل کے بنانے میں صرف ایک پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ ہر صورت سے بیحد مفید ہیں۔

نمونہ پیکٹوں کا محصول

اشیاء نمونہ کے پیکٹ تا حال ۸۰ تولہ یعنی ایک سیر تک بذریعہ ڈاک جاتے تھے۔ مگر اب گورنمنٹ ہند نے اس وزن کی تعداد ۲۰۰ تولہ یعنی ۲½ سیر تک بڑھائی جانی منظور فرمایا ہے۔ ہر دس تولہ یا اس کی کسر کے لئے ۔ ایک ٹکٹ لگانا ہوگا۔

اندھوں کو خوش خبری

براعظم یورپ اور امریکہ نے ان باتوں کو ممکن کر دکھایا ہے جو مدت مدید سے غیر ممکن سمجھی جاتی تھیں۔ منجملہ اس قسم کی بہت سی باتوں کے ایک یہ ہے کہ حال ہی میں ایک آلہ ایجاد ہوا ہے جس کو آنکھوں سے لگانے ہی بالکل اندھا آدمی گرد و نواح کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے حتیٰ کہ مادرزاد اندھا بھی اس آلہ کو لگا کر کھڑکیوں اور شیشوں کو دیکھنے لگ گئے ہیں۔



دنیا میں مسیحیوں کی صد سالہ ترقی

پرسبیٹیرین ہند بک میں مسیحیوں کی صد سالہ ترقی کی تعداد و شمار پر

ایک دلچسپ خلاصہ درج ہے جس کو ہم ناظرین نورافشاں کے فائدہ اور دلچسپی کے لئے ذیل میں لکھتے ہیں۔

پہلی صدی کے اختتام پر	۵۰۰۰۰۰
دوسری صدی کے اختتام پر	۲۰۰۰۰۰۰
تیسری صدی کے اختتام پر	۵۰۰۰۰۰۰
چوتھی صدی کے اختتام پر	۱۰۰۰۰۰۰۰
پانچویں صدی کے اختتام پر	۱۵۰۰۰۰۰۰
چھٹی صدی کے اختتام پر	۲۰۰۰۰۰۰۰
ساتویں صدی کے اختتام پر	۲۵۰۰۰۰۰۰
آٹھویں صدی کے اختتام پر	۳۰۰۰۰۰۰۰
نویں صدی کے اختتام پر	۴۰۰۰۰۰۰۰
دسویں صدی کے اختتام پر	۵۰۰۰۰۰۰۰
گیارہویں صدی کے اختتام پر	۷۰۰۰۰۰۰۰
بارہویں صدی کے اختتام پر	۸۰۰۰۰۰۰۰
تیرہویں صدی کے اختتام پر	۸۵۰۰۰۰۰۰
چودہویں صدی کے اختتام پر	۹۰۰۰۰۰۰۰
پندرہویں صدی کے اختتام پر	۱۰۰۰۰۰۰۰۰
سولہویں صدی کے اختتام پر	۱۲۵۰۰۰۰۰۰
سترہویں صدی کے اختتام پر	۱۵۵۰۰۰۰۰۰
اٹھارہویں صدی کے اختتام پر	۲۰۰۰۰۰۰۰۰
انیسویں صدی کے اختتام پر	۴۰۰۰۰۰۰۰۰

ہندوستان کیلئے دعا کے ایام

۲۰ و ۲۱ دسمبر سنیچر اور اتوار کے دن مقرر ہیں۔ سولہ برس گذرے کہ ہندوستان کے لئے دعا کے دن کی سب سے پہلی بابت شایع کی گئی تھی۔ اور ہر سال یہ بابت دیجاتی ہے۔ اور نہ صرف ہندوستان ہی۔ بلکہ یورپ اور امریکہ سے بھی اس کا بہت سا اور خلوص دلی کیساتھ جواب آگیا ہے۔ لیکن دعائیں جو اس طرح کی گئیں ہیں رائیگاں نہیں گئیں۔ خدا کے لوگوں کی متحدہ دعا کی چلاہٹ اس کے کانوں تک پہونچ گئی ہیں۔ اور اس نے پرفضل جوابات بھی عنایت فرمائے ہیں۔

ان جوابات میں سے ایک ظاہر جواب یہ ہے کہ برادرانہ الفت کی روح بڑھتی جاتی ہے۔ اور مسیح کی ایک کلیسیا کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے مسیحیوں کے لئے برادرانہ الفت کی روح اس قدر آسان ہوگئی ہے کہ وہ باہمی رفاقت اور خدمت میں متحد ہورہے ہیں۔ دعا کا دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ لوگوں میں انجیل سننے کی رضامندی بڑھتی جاتی ہے۔ اور یہ بڑھتی بہت سی شہادتوں سے ثابت بھی ہوگئی ہے۔ ان تمام باتوں کے لئے اور ان نومریدوں کے لئے جنہوں نے خداوند مسیح پر ایمان لانے کا اقرار کیا ہے۔ اور ان کے لئے بھی جو اپنے دل میں مسیح کے دعووں کو مان گئے ہیں۔ اور یہ بھی مان لیا ہے کہ ہم اس کے محتاج ہیں۔ گو وہ علانیہ اس کا اعلان کرنے کی دلیری نہیں رکھتے۔ ہم ان تمام باتوں کے لئے خدا کا پرجوشی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

ہم ہندوستان کی کلیسیا کے بعض حصوں میں مشنری سپرٹ کے ان نشانات کے لئے اس کی تعریف بھی کرتے ہیں کہ جس سپرٹ سے ان کلیسیاؤں نے ان بت پرستوں کے درمیان مناد بھیجے۔ جہاں انجیل کی منادی نہیں کی گئی۔

مگر ہم اس کی تعریف اس یقین کے بارے میں بھی کرتے ہیں کہ دعا کے یہ تمام جوابات ان باتوں کا صرف ایک حصہ ہیں۔ جو وہ (خدا) مدت سے کرنے اور عطا فرمانے کی آرزو کرتا ہے۔ ہماری ضروریات نہایت ہی مستعجل ہیں۔ ان کا خلاصہ ان دو دعاؤں میں دیا جاسکتا ہے۔ جو کلام میں مذکور ہوئی ہیں اور وہ یہ ہیں "کیا تو پھر کے ہمیں نہ جلائیگا۔ تاکہ تیرے لوگ تجھ سے خوشی کریں" (زبور ۸۵:۶) اور "اے خداوند برسوں کے درمیان اپنے کام کو نئے سرے سے رونق بخش (اصل میں زندہ کر) برسوں کے درمیان اسے شہرت دے۔ قہر کے درمیان رحم کو یاد کر" (حبقوق ۳:۲)۔ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ سوکھی ہڈیوں پر خدا اپنا سانس پھونکے۔ خشک زمین پر مینہ برسائے اور روح القدس نازل کرے۔ جس کا وعدہ اس نے یوئیل نبی کی معرفت کیا۔ اور جس وعدہ کی تکمیل پنتیکوست کے وقت سے آغاز کی۔

آؤ ہم دعا کے ان مقررہ ایام میں مل کر خدا کو پکاریں تاکہ وہ اپنے لوگوں کی نجات اور اپنی بادشاہت کی توسیع کے لئے اٹھے۔ اس طرح سے متحد ہونے میں ہمارے لئے بہت سی شجاعت اور دلیری ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مسیحیت کی تاریخ اور نہایت ہی حال کے زمانہ میں خدا نے بار بار خاص فروتنی اور دعا کے مواقع پر جبکہ اس کے لوگ یک دل ہو کر اس کے حضور حاضر ہوتے اپنی قبولیت کی مہر ان دعاؤں اور فروتنی پر لگادی ہے۔ انہوں نے لڑائی میں خدا سے دعا کی اور ان کی دعا قبول ہوئی۔ اس لئے کہ انہوں نے اس پر بھروسہ رکھا (۱ تواریخ ۵:۲۰)۔ یہ تجویز کی گئی ہے کہ ۲۰ و ۲۱ دسمبر ۱۹۱۳ء سنیچر اور اتوار کا دن ہندوستان کے لئے خاص دعا کے ایام منائے جائیں۔ یہ تحریک دی گئی ہے کہ سنیچر کے دن خاص طور پر خلوت میں دعائیں ہوں۔ اور اتوار کو متحدہ اور متفقہ دعائیں کی جائیں۔

دعا کے لئے تحریکات و تجاویز

(۱) گذشتہ کوتاہیوں اور گناہ کے لئے قائلیت اقرار اور سچی توبہ کی نیت۔

۲۔ ہندوستان کی کلیسیا کے لئے تاکہ سب جو مسیح کے نام لیوا ہیں وہ اپنی زندگیوں میں سچے گواہ اور مشنری سپرٹ کے ذریعے متحد ہوں۔

۳۔ تمام منادوں اور استادوں کے لئے تاکہ وہ ایک ہی ایمان اور نجات کے ایک ہی پیغام میں متحد ہوں۔

۴۔ تمام ہندوستانی پاسٹروں اور مبشروں کے لئے تاکہ ان کے لبوں اور زندگیوں سے خداوند کا کلام آزادانہ طور پر جاری ہو۔

۵۔ تمام مشنریوں کے لئے جو غیر ممالک سے آئے ہوئے ہیں تاکہ وہ روح کی دلیل اور قدرت میں ہو کر مسیح مصلوب کی بشارت دیں۔ اور اس کا اعلان کریں۔

۶۔ تمام کالجوں اور مدرسوں کے لئے تاکہ وہ خاص خاص لوگوں کو مسیح کے پاس لانے کا ذریعہ ہوں۔ تمام طلبا کے لئے تاکہ وہ مسیح کے مدرسہ میں داخل ہوں اور اس کا جوا اپنے اوپر

ہے ہیں۔

۷۔ تمام طبی اور صنعت و حرفت اور دیگر امدادی کاموں کے لئے تاکہ لوگوں کی نجات کے اعلیٰ مدعا کو سب سے اول درجہ ملے۔

۸۔ جو ہندوستانی انگلستان میں ہیں اُن کے لئے دعا تاکہ وہ بُری ساتھوں سے محفوظ رہیں اور کہ وہ اپنی واپسی پر اپنے لوگوں کی اصلی خدمت کے لئے قبول اور مناسب ہو جاویں۔

۹۔ ہندوستان کی مستورات۔ بیوگان اور ہند کے بچوں کے لئے تاکہ وہ راہ کئے جاویں اور مسیح میں اپنی میراث پائیں۔

۱۰۔ اونچے سکولوں۔ ڈے سکولوں۔ اور ہندوستان کے بچوں اور اُن سب کے لئے جو ان کے درمیان کام کر رہے ہیں۔

۱۱۔ راہ نجات کے تمام متلاشیوں کے لئے تاکہ وہ سب خدا کے سکھائے ہوئے ہوں۔ اور مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں۔ اور علانیہ اس کا اقرار کریں۔

۱۲۔ تمام مریدوں خاصکر اُن کے لئے جو مسیح کی خاطر ستائے جاتے ہیں تاکہ وہ شہیدوں کی سی طبیعت رکھیں۔ اور موت تک وفادار رہیں۔

۱۳۔ تمام انگریزی بولنے والی جماعتوں۔ اور ہند میں تمام یورپینوں۔ اور امریکنوں اور سرکاری افسروں جیسا سپاہیوں۔ آبادکاروں سوداگروں اور دیگر سب کے لئے تاکہ وہ اس ملک کے لوگوں کے سامنے سچے طور پر مسیح کو ظاہر کریں۔

۱۴۔ کلام پاک اور دیگر مسیحی علم ادب کی اشاعت کے لئے تاکہ اُن کو وہ بہت سے لوگ پڑھیں۔ اور اُن سے بچ جاویں جن کے پاس انجیلی پیغام پہنچانے والوں کی آوازیں نہیں پہنچیں۔

پارسی لیڈی کی شہادت مسیحی مذہب کے بارے میں

ناظرین نورافشاں کو معلوم ہوگا کہ ہم نے کسی گذشتہ نمبر میں ایک معزز پارسی لیڈی کے مشرف بہ مسیحیت ہونے کی خبر شائع کی تھی۔ اب ہم اپنے ناظرین کے فائدے کے لئے اس خط کی نقل کرتے ہیں۔ جو اس نے اپنے پارسی پروہت کو تحریر کیا تھا۔ اور جو انگریزی اخبار بمبئی گارڈین میں شائع ہوا تھا درج ہذا۔

مکرم و معظم پروہت جی۔

میں اس خط کے ذریعہ سے آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ میرا دل پارسی مذہب کی جانب سے بسبب اس کے ظاہری ریت و رسوم کے ہٹ گیا ہے۔ وہ رسومات اور طریق عبادت مجھے اچھے نہیں لگتے۔ مجھے اُن سے نفرت ہے مثلاً نرنگ کی رسم جس کے رو سے لازم ہے کہ عورت سر کو ڈھانپے رہے اور دوسرا ہمارا رواج جس میں وہ خاندان سے بالکل علیحدہ رہے۔ نیز ژند زبان میں عبادت کرنا مجھے پسند نہیں ہے کیونکہ یہ زبان ایسی ہے جس سے کوئی واقف نہیں ہے۔ اور اجنبی زبان میں جو کبھی نہیں جاتی عبادت کرنا فضول ہے۔ پھر مردوں کو بے رحمی کیساتھ گِدھوں کا کھاجا بنانا وغیرہ پارسیوں میں سے جن لوگوں کا ایمان ان باتوں پر نہیں ہے تو نہیں ہے نہ صرف میں ہی ایک ہوں بلکہ سینکڑوں اور بھی ایسے ہیں جو ان اور دیگر اسی قسم کے دستورات کو نہیں مانتے۔ جب میں پارسی مذہب کی حالت پر غور کرتی ہوں تو بڑی صفائی سے میرے دل میں یہ خیال گذرتا ہے کہ نہایت ہی ضروری امر ہے کہ ہماری پارسی قوم کوئی نیا مذہب اختیار کرے اور وہ مسیحی مذہب ہے جو ان کے عین حسب حال ہے۔ جب خدا نے دیکھا کہ لوگوں کو ایک نئے مذہب کی ضرورت ہے تو اس نے یسوع مسیح کو بھیج دیا جو اپنے ساتھ ایسا مذہب لایا جس پر ہر زمانہ میں ہر فرقہ اور ملت کے لوگ کاربند ہو سکیں۔ میرا کامل ایمان اور یقین ہے کہ مسیح زرتشت اور دیگروں کی مثل صرف نبی ہی نہ تھا بلکہ پرمیشور کا سچا اوتار تھا۔ اس نے اس دنیا میں ایسی پاک اور بے داغ زندگی بسر کی ہے کہ جیسی کسی نے نہ بسر کی اور نہ کر سکیگا۔ اس کی یہ زندگی اس کے پرمیشور اوتار ہونے کی ظاہر دلیل ہے۔ میں اس بات پر پورا اطمینان رکھتی ہوں کہ جو اس دنیا میں اس پر ایمان لائے۔ اور اس کو نجات دہندہ جانے اس کو وہ اپنا روح پاک نازل کرتا اور اسے ابدی آرام کا وارث بناتا ہے۔ پس مسیحی مذہب کے ان اصولوں پر عاشق اور پارسی اصولوں کی کمزوری کو دیکھ کر میں ۱۵ اکتوبر کو گرگاؤں چرچ بمبئی میں بپتسمہ پا کر شریک کلیسیا ہو جاؤنگی۔ آجکل میں نہ پارسی ہوں نہ مسیحی۔ بلکہ میرے جیسا خیال رکھنے والے اور پارسی لوگ بھی میرے ساتھ مکار اور خدا کے سامنے بڑے بددیانت ہیں۔ پس میں بہت بے چین ہوں اور اپنا دلی آرام صرف مسیحی مذہب میں پاتی ہوں۔

پروہت جی اس خط کو ختم کرنے سے پہلے آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میری دلی آرزو ہے کہ تمام پارسی لوگ اپنے آپ کو پرکھیں اور معلوم کریں کہ واقعی ان کو تبدیلئے مذہب کی عمیق ضرورت ہے اور چونکہ میں نے اس تبدیلئے مذہب کی ضرورت کو محسوس کر لیا ہے اس لئے میں اپنے آپکو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ مسیحی مذہب کو اختیار کر کے اپنی پارسی قوم کے لئے ایک نمونہ دیتی ہوں۔

میں ہوں آپکی

مس ہگورابائی۔ جے۔ وکیل۔

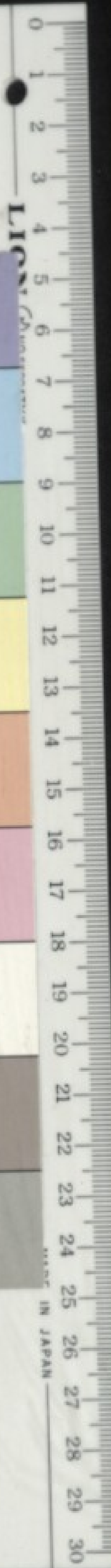
مخبری کا ایک نیا طریق

اس کام کے لئے جیسا مفید ہوائی جہاز ثابت ہوئے ہیں ویسا شاید کوئی اور ذریعہ مفید نہیں ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک ولایتی اخبار نے لکھا ہے کہ ہوائی جہاز اگر دو ہزار فٹ کی بلندی پر ہو تو اس کے چلانے والوں کو زمین پر خراٹے لیکر سونے والے کے خراٹے سنائی دے سکتے ہیں۔ علاوہ اس کے لوگوں کی بات چیت۔ کتوں گاڑیوں۔ موٹر کاروں اور فوج کے کوچ کی آواز بھی صاف صاف سنائی دیتی ہے۔ پس ظاہر ہے کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ سے نہایت آسانی سے مخبری کا کام ہو سکتا ہے۔

ایک منٹ میں تین میل چلنے والی موٹر کار

آج ترقی کا زمانہ ہے۔ اور ہر صیغہ اور شعبہ میں ترقی ہی ترقی نظر آرہی ہے۔ اور ہر شخص ترقی ہی کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے کوششیں بھی بڑی سرعت کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ سواری میں جب ترقی ہوئی تو سب سے تیز چلنے والی گاڑی موٹر کار ایجاد ہوئی۔ جو ایک سو ستائیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتی ہے۔ مگر اب اس میں بھی ترقی ہونے کی توقع کیجاتی ہے۔ چنانچہ ایک ماہر نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں بہت جلد ایک ایسی موٹر کار تیار کرنے والا ہوں جو ایک منٹ میں ۳ میل کی رفتار سے سیدھی سڑک پر چلیگی یہ رفتار ۱۸۰ میل فی گھنٹہ کے برابر ہے۔ مگر اس تیزی سے دوڑنے سے ستیاناس [illegible]





مراسلات

کیا آریہ سماج روشنی میں ہے یا تاریکی میں؟

یہ ایک سنجیدہ سوال ہے جس پر آریہ سماج کو ناراض نہ ہونا چاہئے۔ چونکہ آریہ سماج کا دعوے ہے کہ اوم کا جھنڈا جرمن اور امریکہ وغیرہ میں لہرائیگا اور ویدک دھرم ہی سائنس کے قدم بقدم ہے۔ بالفرض آریہ سماج کا یہ دعوے برحق ہے تو اس کی کوئی وجہ نہیں کہ سنجیدہ سوال کا جواب آریہ سماج نہ دے اور آپ سے باہر ہو کے یونہی شور مچاتا رہے۔ بنظر غور دیکھا جائے تو آریہ سماج نے کبھی کسی نووارد کے سوالوں کا جواب نہیں دیا بلکہ معمولی آدمیوں کا منہ بند کرنے اور پرائے لڑکوں و لڑکیوں پر جو ابھی معمولی سمجھ کے آدمی ہیں۔ آریہ سماج اس طرح جھپٹتا ہے جیسے بھیڑیوں کے اوپر بھیڑیا۔ آریہ سماج پیدائشی اور نسلی تعصب کا شکار بنا ہوا ہے۔ آریہ سماج کو سچ جھوٹ کی تمیز کرنے سے کیا سروکار۔ آریہ سماج کا مشن فقط ہندو دھرم کی پکار ہے۔ کہ ہائے ہندو دھرم عیسائی مذہب کا شکار نہ ہو جائے اور بس۔ کبھی کوئی قوم بغیر سچائی کے اپنے جھوٹے خیالوں پر ٹھہر نہیں سکتی۔

جو قوم جھوٹے خیالوں سے عروج پر پہونچنا چاہتی ہو اُس کو ہر طرف سے یاس ہی یاس ہوتی ہے۔ اگر آریہ سماج میں سچائی کامل ہو تو وہ ضرور جگت بھلائی کا ثبوت دے۔ آریہ سماج نے کتنے غیر قوم کے یتیموں کی پرورش کی۔ کتنے غیر قوم کے گریجویٹ بنائے۔ کتنے کوڑھی اور بیماروں کی خبر لی۔ مگر آریہ سماج نے اپنے ہی قوم کے بچوں کو پڑھایا تو اس کا کیا اجر ہے۔ کیا محصول لینے والے ایسا نہیں کرتے۔

(۱) آریہ سماج کی سخت افسوسناک حالت ہے۔ کہ وہ پرماتما کے اپنے دھرم سے اپنے لوگوں کو شاکر ناستک بن دو انسانوں میں ابتری کی تعلیم پھیلاتا ہے۔ پرماتما نے انسانوں کو گیان دیا کہ تم اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور اپنے دکھ دینے والوں کے لئے دعا مانگو جیسا کہ میں بعض دنوں پر سورج چمکاتا ہوں اور راستوں اور ناراستوں پر مینہ برساتا ہوں۔ مگر آریہ سماج کانوں سے سنتا ہوا۔ آنکھوں سے دیکھتا ہوا اور ہتیا کی تعلیم دیتا ہے۔ آریہ سماج تعلیم یافتہ جماعت ہونے کا دعویدار ہے۔ لہذا چند ایک پرشن پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ آریہ سماج روشنی میں ہے یا اگر روشنی میں ہے تو کیوں کہا گیا کہ فلاں شخص کی بیوی کے پاس دو دن کی سنا کہاں سے آگیا۔ اور ان کا راز کا دریافت ہوجائیگا جبکہ وہ نوحرف انگریزی پرنسپل نے سب سے پہلے یہی کہا گیا کہ فلاں شخص وکالت چھوڑ کر لاکھوں کے مالک بن گئے۔ اور بہو بیٹیوں کو تاڑ دیا۔ ابھی تو آریہ سماج کی چوالی کے لئے۔ ایک پرشن ہے ایسے اتفاقیہ رہتا ہے۔ جیسے شمع کے سامنے پتنگا۔ مگر ان واقعات کی بنا پر آریہ سماج روشنی میں نہیں تو ضروری ہے کہ وہ ابھی تک تاریکی میں ہے۔ لہذا روشنی میں چلنے کے لئے ایسے مت کو اختیار کرنا چاہئے۔ جو ایک محب قوم کی طرح پکار کے کہتا ہے اے تم جو سب تھکے اور بوجھ سے لدے ہو سب میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دونگا۔ اور ساتھ ہی مسیح کا یہی دعوے کرتا ہے کہ ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا۔ اور ہر ایک زبان میرا اقرار کریگی۔ یہی ایک تسلی دینے والا مت ہے۔ جسے آریہ سماج قبول کرکے چپ چاپ کام کر سکتا ہے۔ اسی مت کے پیغمبر پادری احمد دین کا حوصلہ ہے کہ اپنے دشمن لالہ منشی رام کو ہزارے ویسراے بہادر سے ملاقات کرا سکتا ہے۔ کیا آریہ سماج کو بھی یہ شرف حاصل ہے۔ کہ دشمنوں کے ساتھ پیار کرے۔ لہذا آریہ سماج تاریکی میں ہے۔

(۲) او دھرم پال آریہ سماج میں داخل ہوتا ہے۔ اور قرآن پر قلم اٹھاتا ہے۔ آریہ سماج اس کی لیاقت اور اس کی قلم کے گُن گاتا ہے۔ لیکن جب وہی دھرم پال بغیر دوسرے مت میں جانے کے ذرا آریہ سماج پر قلم اٹھاتا ہے تب آریہ سماج بغلیں جھانکتا ہے۔ ایک بات کا بھی جواب نہیں دے سکتا۔ یعنی وہی دھرم پال جو کچھ دن علم ثانی کے نام سے ملقب کیا جاتا تھا آج کل اور ہی شے سمجھا جاتا ہے۔ آریہ سماج کی وہ چڑ ہوا ہے کہ گویا گھوڑا اتھو ہتھا سمجھا ہے۔ دھرم پال کی تحریروں کا جواب دو دیگر آریہ سماج نامردوں اور بزدلوں کی جماعت میں اپنے آپ کو شامل کرتا ہے۔ آریہ سماج کو واضح رہے کہ دھرم پال نے معمولی انسانوں میں آریہ سماج کا مقابلہ کرنے کی روح پھونک دی ہے۔ جیسا کہ مہاشے دھرم پال لکھتا ہے سوامی دیانند نے پروہتوں کی کنجی سب کے سامنے رکھدی۔ یعنی وید کے پڑھنے کا استحقاق سب کو دیا۔ پر آریہ سماجی پروہتوں نے رگوید بھاشیہ کی کنجی الماری میں رکھدی یعنی آجتک رگوید بھاشیہ کو اردو میں نہیں لا گیا جس کو عیسائی مسلمان مطالعہ کر سکیں۔ بلکہ آریہ سماج نے رگ وید بھاشیہ کے ساتھ ویدوں کو دوسرا قفل لگا دیا۔ اور یہ ڈھکوسلا گھڑا کہ سوامی دیانند کے بھاشیہ کو سمجھنے کے لئے بھی وید انگ۔ درشن شاستر۔ دنیا کی پرانی زبانیں مغربی فلسفہ سائنس تمام تواریخ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ یعنی نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ لہذا ہم پوچھتے ہیں کیا آریہ سماج روشنی میں ہے یا تاریکی میں؟

(۳) اگرچہ نیوگ آریہ سماج کے نزدیک سنتان پیدا کرنے کے لئے نہایت متبرک مسئلہ ہے۔ تاہم آج تک اس پر عملدرآمد نہیں کیا۔ جب مسلمانوں کے ساتھ کثرت ازدواج پر بحث ہوتی رہی لیکن جب مسلمانوں نے نیوگ پر طرح طرح کے سوال کئے تب آریہ سماج کو لینے کے دینے پڑگئے۔ جائے غور ہے کہ اگر آریہ سماج اس مسئلہ پر عمل کرنے کو تیار نہیں تو کیا ضرورت ہے کہ آریہ سماج اس مسئلہ کو مستند مانے کیونکہ نیوگ کے مسئلے نے کسی وقت میں بھی اپنا جوہر نہیں دکھایا۔ بیویوں کے بارے میں عورتوں کے جھگڑے اس قدر بھرے پڑے ہیں کہ غیر مذاہب کے لوگ تو ایک طرف رہے خود ڈی۔ اے۔ وی کالج کے نوجوان ہنستے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارے رشیوں کی تہذیب نرالی ہے۔ جنہوں نے عورتوں کے پیچھے خون کی ندیاں بہائیں۔ چنانچہ رام اور راون کی لڑائی عورت کے سبب ہوئی پانڈو اور کورو عورت کے سبب تباہ ہوئے۔ بالی اور سگریو میں عورت کا جھگڑا اٹھا۔ بھسماسر عورت کے عشق میں بھسم ہوا۔ کیچک عورت کے پیچھے پڑنے سے قتل ہوا۔ جسرتھ کے تین عورتوں کے ازدواج سے خانہ بربادی کی۔ غرضیکہ نامراد نیوگ نے کسی وقت میں آریہ جاتی کا بھلا نہ کیا۔ اس پر نوجوانوں کو یہ کہکر چپ کرایا جاتا ہے کہ اپنے گھر کے گھر کو سنبھالنا چاہئے۔ نہ کہ نکل بھاگنا چاہئے۔

آریہ سماج کی ویدی سے نیوگ کا مسئلہ خارج کرنا

ہیا ضروری ہے جیسا راجے ٹھاکر وت دھون کا پروہت پر سے آریہ سماج کو واضح ہو کہ کلام الہی کا مسئلہ نہایت منزک ہے جس میں خداوند فرماتے ہیں تم دو نہیں بلکہ ایک ہو۔ اگر عورت کی طرف بری نظر سے بھی دیکھا تو تم زنا کر چکے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے سے بڑا عیسائی صرف ایک عورت پر قناعت کرتا ہے۔ اور دوسرے رشتے کی ایک بیوی ملکر کلیسیا کا سرتاج بنا رہتا ہے آریہ سماج جھوٹھ سچ میں رنڈ کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور نیوگ کا قطعی فیصلہ کرے۔ چونکہ نیوگ پر بحث ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں۔ اسلئے معلوم نہیں کہ سماج کا رضامند نیوگ پر ہے یا نہیں ہاں اتنا تو معلوم ہے کہ آریہ سماج کے کئی ممبر مثلاً لالہ جیونداس اس مسئلے سے متنفر ضرور ہیں۔

(۴) جب کوئی آدمی کسی کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ تو بڑی چکنی چپڑی باتیں کرتا ہے۔ اور طرفین کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ باتیں بناوٹی ہیں ہاں ایک خدا کا بندہ بھی کسی کے دھوکے اور فریب میں نہیں آتا۔ خدا اس کی رہبری اور حمایت کرتا ہے۔ ایک دفعہ ایک لائق مہاشے نے جواب کامیاب وکیل ہیں سوال کیا کہ آزاد آدمیوں پر حکومت کرنی اچھی ہے۔ یا نوکروں پر۔ اس نیک مہاشے نے ازلی روح مادے کو آزاد آدمیوں سے تشبیہ دی اور روح مادے کو پیدا کرنے کا نام نوکر رکھا۔ خدا اپنے بندوں کو اپنی پاک روح کے وسیلے مدد کرتا ہے۔ اسی وقت دل میں خیال آیا کہ اب میں نہ نوکروں پر حکومت کو مانتا ہوں۔ اور نہ آزاد آدمیوں پر حکومت کو ترجیح دیتا ہوں میں حاکم کی حکومت اتنا پسند نہیں کرتا جتنا باپ کی حکومت کو ہندو۔ اور مسلمانوں کا خدا حاکم ہے۔ لیکن عیسائیوں کا خدا باپ اور بیٹے کا تعلق رکھتا ہے۔ آریہ سماج روح مادہ کی ازلیت پر کئی دفعہ بحث کر چکا ہے۔ اور لوگوں کو ازلی روح مادہ کی عظمت کمہار کی مثال سے پیش کر چکا ہے۔ کہ مٹی ہو تو گھڑا بنتا ہے۔ آریہ سماج کی تعلیم ایک ایسی خطرناک تعلیم ہے جو انسانوں میں سخت بد چلنی اور ابتری پھیلانے والی ہے یعنی جب کسی بدمعاش کو آگاہ کیا جائے کہ تو کبھی پھانسی پر نہیں لٹکایا جائے گا۔ وہ سخت خونریزی کرے گا۔ اسی طرح جس انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جائے کہ میری روح نہیں مرتی وہ گناہ سے کیسے باز رہ سکتا ہے۔ آریہ سماج کے نزدیک آج گناہ کا خاتمہ ہو جائے تو تمام حیوانات نباتات کا خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ اور مہاشے گن بھوک سے مر جائیں۔ ایک بچے کے دل میں بھی خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ خدا سرب شکتی مان کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ ازلی چیزوں کا محتاج ہے۔ اور وہ ازلی چیزیں خدا کے بس میں تب ہی آسکتی ہیں۔ جبکہ ازلی نہ ہوں۔ لہذا اس ردی خیال کو کمہار کی انسانی مثال سے سہارا دیکر خدا کی عظمت کو کم کرنا انسانوں کو زیبا نہیں۔ اور ہر ایک حق پسند کو ماننا پڑیگا کہ آریہ سماج تاریکی میں ہے۔

(۵) جب آریہ سماج اسبات کو مانتا ہے کہ تمام سچائیاں دنیا بھر میں ویدوں اور شاستروں سے نکل گئیں ہیں۔ پھر عیسائی دین پر ایمان لانے کے لئے لوگوں کو کیوں روکتے ہیں۔ آخر عیسائی دین میں بھی ویدوں اور شاستروں کی سچائیاں (بقول آریہ سماج) ابھری ہوئی ہیں۔ بالفرض اگر ہندوستان تمام علوم کا مخزن ہے۔ اور ہندوستان ہی تمام سچائیوں کا مالک ہے اس سے کسی کو انکار نہ کرنا چاہئے مگر جا تعجب اور جائے غور ہے۔ کہ ہندوستان کا کیرکٹر کیوں اعلےٰ نہیں۔ کیوں ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں۔ کیوں وہم پرستی کی اٹکلیں قدیم سے چلے آتے ہیں۔ ہندو مذہب نے کبھی بھی عروج حاصل نہ کیا۔ فقط بد دعاؤں پر ہی کیوں قناعت کئے رہے۔ ایک دوسرے کے تباہ کرنے میں کیوں مصروف رہے۔ جگت بھلائی کا کبھی بھی ویدوں اور شاستروں نے ثبوت نہ دیا۔ ہندوؤں کی تہذیب کبھی بھی اعلےٰ نہ تھی ہمیشہ وحشیانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ گویا پھاڑنا کا تیر اندازی ان کا کام تھا۔ یونانی مورخ نے کسی ایک ہندو کو شراب نہ پیتے دیکھ کر غلطی سے رائے دی ہوگی۔ کہ ہندو شراب نہیں پیتے۔ وید گوشت اور شراب کی پرینا سے بھرا ہوا ہے۔ مدرا القصہ کافی ثبوت ہے۔ ہندو اب کچھ نہیں کر سکتے۔ لاکھ سماج بناتے رہیں۔ آخر ہندوؤں یعنی سماج کرنیکوں کی سی ناکامیابی حاصل ہوگی۔ پھر کیا

نہ وید اسطرف نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ہندو مذہب یعنی آریہ سماج کی حالت اس بڈھے ترکھان بارہ سنگھے کی مانند نظر آتی ہے۔ جس کو مرتے وقت کہا گیا!!! کہو واہگرو۔ وہ سکھ بھائی نکالکر جواب دے اب واہگرو نہیں کہا جاتا۔ آریہ سماج ہندو مذہب کو ہر بات توہمات دیتا ہے کہ وید میں سچائیاں ہیں۔ ہم ہی دنیا میں قایم ہیں۔ باقی قومیں مٹ گئیں ان دان لینے والے آریہ سماجی لیڈروں سے کوئی پوچھے کیا ہندو مذہب جب بیخ ناش ہو جائیگا تو تسلیم کر دگے کہ ہندو مذہب نیست ہو گیا۔ ذرا اور صبر کیجئے۔ سو سال کے بعد ایسا ہی ہوگا۔ کیا آریہ سماج کو اسبات کا فخر ہے کہ مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ دولت ہے۔ مانا کہ مسلمانوں سے زیادہ دولت ہے مگر جسمانی طور پر مسلمان ہندوؤں سے بہت بہتر ہیں۔ ہندوؤں کی جسمانی قوت ہزار سال گذارنے کے بعد بھی مسلمانوں کی جسمانی قوت کا مقابلہ نہ کر سکیں گی۔ بس میں تو قوم کا جسم گیا۔ اس کا سب کچھ گیا۔ اس کا سہل علاج یہی ہے کہ اس سچے برہمچاری مجسم خدا کا سہارا لیکر ہندو لوگ اپنے آپ کو بلوان اور دھی وان بنا سکتے ہیں جو کہتا ہے کہ قوموں کو تمہارے پاؤں کی چوکی بناؤنگا۔ لہذا اے تم جو سب تھکے اور بوجھ سے لدے ہو سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا

مولفہ مسیحی از لاہور۔ رنگ محل



کپل اچاریہ کا انیشور سدّھانت

اپنوں کی برائی کو ڈھانپنا اور دوسروں کی برائی کو ظاہر کرنا خود غرضوں کا کام ہے۔ لیکن اپنے مطلب کے لئے دوسروں کی سیدھی بات کو اُلٹی بیان کرنا۔ اور اپنی اُلٹی بات کو سیدھا بیان کرنا اعلےٰ درجے کے خود غرضوں کا کام ہے۔ ان اعلےٰ درجے کے خود غرضوں کے شمار میں سوامی دیانند اور ان کے انویائیوں (چیلوں) کا سب سے پہلا نمبر ہے۔ پنڈت لیکھرام مرحوم آریہ مسافر نے مشکوٰۃ (بخاری) کی اس حدیث وَلَا تقلوا یا خیبۃ الدھر فان اللہ ھو الدھر۔ یعنی نہ کہو اَے تیہ زمانہ کی اسلئے تحقیق اللہ ہی ہے۔ زمانہ کو بیان کرتے ہوئے اہل اسلام کو دہریہ قرار دیا ہے۔ مگر آپ کے گرو سوامی دیانند نے سانکھ درشن کو بھلی پرکار پڑھتے ہوئے بھی کپل اچاریہ کے انیشور واد (دہریت) سے چشم پوشی اختیار کر کے اُلٹا ان کو سیشور (خدا پرست) بیان کیا ہے۔ ہمارے خیال میں حدیث مندرجہ کی بنا پر مسلمانوں کو دہریہ بنانا پنڈت جی کی لفظ "دہریہ" کے اصطلاحی معنوں سے ناواقفیت ہے حدیث مذکورہ میں خدا کی نفی نہیں کی گئی۔ بلکہ خدا کو اسی معنوں میں دہریہ کہا گیا ہے۔ کہ جن معنوں میں آپ کے گرو ہمارے کال بتلایا جاتا سوامی دیانند نے ایشور کو کال یعنی زمانہ بیان کیا ہے۔ مطالعہ ہو ستیارتھ پرکاش سملاس پہلا لیکن سوامی جی کے سانکھ درشن کو بخوبی پڑھنے کے بعد بھی سانکھ اچاریہ کو سیشور کہنا سوامی جی کی خود غرضی پر دال ہے۔ ورنہ سانکھ درشن کے تو پہلے ہی ادھیائے میں ایشور کی ہستی کا انکار کیا گیا ہے۔ سانکھ درشن کے پہلے ادھیائے سوتر ۶۱ میں کپل اچاریہ اپنا سدھانت یوں بیان فرماتے ہیں ستو رجس تمسام سامیاوستھا پرکرتی پرکرتہ مہاں مہتو اہنکارو اہنکارات پنچ تن ماتران یو بھے مندریم تن ماتربھیا استھول بھوتانی پرش اتی پنچ ونشتر گنا یعنی (ستو) لطافت (پاکیزگی) (رج) حالت متوسط۔ (تم) کثافت یا غیر ذی شعوری۔ ان تینوں گنوں کا جو ایک جامع جوہر ہوتا ہے۔ اسے پرکرتی کہتے ہیں اس سے مہتتو (عقل) اور عقل سے اہنکار (انانیت) اور انانیت سے پنچ تن ماترا (عناصر لطیف) اور دس اندریاں (حواس عشرہ) اور گیارھواں من پانچ تن ماتراؤں سے شی یعنی پانچ بھوت (عناصر کثیف) یہ چوبیں ہوتے ہیں۔ اور پچیسواں پرش ہے کپل کے ان سدھانتوں میں کہیں ایشور کا نام نہیں ہے۔ مگر تاہم سوامی دیانند نے پرش شبد سے ایشور مراد لیا ہے۔ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش سملاس ساتویں میں مرقوم ہے کہ اور نہ ایشور دنیا کی علت مادی ہے۔ ....

.... نیز "درشن"

جو سے غیر معمولی صفت رکھنے یعنی سب جگہ بھرپور ہونے کے باعث پرماتما کو پرش کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور جسم میں آرام کرنے کے لحاظ سے جیو کا نام بھی پرش ہے۔ مگر کپل اچاریہ جی کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر پرش سے مراد ایشور سے لی جائے تو جیو کی ہستی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اگر بالفرض محال بقول سوامی جی پرش سے جیو اور ایشور دونوں سمجھے جائیں تو بجائے چبیس تتوں کے چھبیس تتو ماننے پڑیں گے۔ اور اس طرح اصل سوتر سے ورودھ ہوگا علاوہ ازیں ایسا ماننے سے ایشور سے جاتی دوش لازم آئیگا حالانکہ ایشور کو جاتی وجاتی اور سوگت بھید سے رہت بیان کیا گیا ہے۔ دیکھو لکھا ہے سوگت جاتی وجاتی بھید شونیم پرم ہستی یعنی پرمیشور جاتی (ہم جنس) وجاتی (غیر جنس) اور سوگت (اعضاء وغیرہ کے تعلق سے علیحدہ ہے۔

آگے چلکر کپل اچاریہ واضح طور سے ایسے پرش کا کھنڈن کرتے ہیں کہ جس کو سرشٹی کا کرتا اور کرموں کا پھل داتا ایشور مانا جاتا ہے۔ آپ سانکھ درشن میں فرماتے ہیں۔ ایشو اسدھی۔[۱] پرمان بھاوان۔ نہ تت سدھی۔[۲] سنبندھا بھاوان نانومانم[۳] یعنی ایشور کی سدھی (ثبوت) نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُن کی ہستی میں کوئی ثبوت نہیں۔ پرتیکش پرمان سے ایشور کی ہستی ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایشور اندریوں کا وشے نہیں اور پرتیکش حواس خمسہ کے تعلق سے ہوتا ہے۔ جس کا تینوں زمانوں میں کسی زمانہ میں بھی پرتیکش نہ ہو سکا انومان بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ انومان [۴] دیاپتی یعنی سمبندھ (تعلق) سے ہوتا ہے۔ اور جسکا تینوں کال میں پرتیکش نہیں ہوا۔ اس کی دیاپتی کا گیان ہونا غیر ممکن ہے۔ باقی شبد پرمان آپت (صادق القول) کے ہونے سے سدھ ہوتا ہے۔ اور آپت اس کو کہتے ہیں کہ جو دھرم سے دھرمی کا گیان پراپت کر کے دوسرے کو اپدیش کرے۔ ایشور کے پرتیکش (ظاہر) نہ ہونے سے اس کے دھرم کا پرتیکش گیان نہیں ہوتا۔ پھر کہا ہے۔[۵] نیشور ادھشٹھتے پھل نشپتی کرمنا تت سدھے۔ یعنی ایشور کی موجودگی میں پھل کی سدھی نہیں ہے۔ کرم خود اپنے پھل کی سدھی کرتا ہے۔ اگر ایشور کو پھل دینے والا مانا جاوے اور کرم کو اپنا پھل آپ پیدا کرنے والا نہ مانا جاوے تو ٹھیک نہیں ہوگا اس میں ایشور کے اوپر بادھا کا دوش آئیگا۔ یعنی ایشور بدھ (قیدی) ماننا پڑے گا۔ کیونکہ [۶] نہ راگا درتے تت سدھی پرتی نیت کارنتوات یعنی پرتی نیت کارن ہونے سے راگ (الفت) اس کی سدھی نہیں مطلب یہ ہے کہ اگر ایشور کو کرتا مانا جائے یعنی جیوں کے کرموں کا پھل داتا سمجھ لیا جائے تو چونکہ کوئی کاریہ (کام) بلا خواہش نہیں ہوتا۔ اسلئے ایشور کے کام میں بھی خواہش ماننی پڑیگی۔ اور ایشور خواہش ہونے کی وجہ سے بدھ ہو جائیگا اور [۷] تدیوگے اپی نہ نتیا مکتا۔ یعنی تب وہ نتیہ مکت نہیں ہو سکتا۔ نیز آپ سکو نتیہ مکت مانتے ہیں۔ آگے کہا ہے۔[۸] پردھان

۱؎ سانکھ درشن ۱/۹۲ ۲؎ سانکھ ۱/۵ ۳؎ سانکھ ۱/۱۱

۴؎ یعنی جو لقیتی صفت کا لازم و ملزوم ہے۔ خواہ وہ دیکھے قابل ثبوت یا جس سے ثابت کیا جائے یا محض ایک جو (جس سے ثابت ہو سکے) اس کو دیاپتی کہتے ہیں۔ دیکھو سانکھ درشن ۵/۲۹ ۵؎ سانکھ ۵/۲ ۶؎ سانکھ ۵/۶ ۷؎ سانکھ ۵/۷ ۸؎ سانکھ ۵/۸۔

نکلتی دیکھا پخیت سنگا یتی ارتقات۔ جس طرح جپاکسیا قعہ پرکرتی کے سنگ ہے ۱۱ جائے تو اس میں سنگی کا دوش تیکا بھر گتے ہیں ستا ماترا پخیت سرو تیشو رکم۔ یعنی اگر یہ مان لیویں کہ پرکرتی کا پرش سے سنگ محض ستا ماتر ہے۔ جیسے شیشے کے پاس پھول رکھنے سے شیشے میں پھول کا رنگ دیکھنے میں آتا ہے۔ اسی طرح پرکرتی کی ستا سے ہی ایشور کام کرتا ہے۔ پرکرتی اس میں مل نہیں جاتی۔ تو جتنے جیو ہیں وہ سب ہی ایشور ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان سب کی حالت سانکھ نے اسی طرح مانی ہے۔

پیارے ناظرین ان تمام بیانوں کے دیکھتے ہوئے کپل کے انیشور واد کا انکار کرنا گویا یک مشت خاک سے آفتاب کو گہنانا کرنا ہے۔ مگر ہمارے کل لگیا چاریہ سوامی دیانند مذکورہ بالا سوترول پر چند ڈھکوسلے ایزاد کرتے ہوئے کپل کی اس برائی کو ڈھانپنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن

این خیال است و محال است و جنوں۔

سوامی جی ہمارے بیان کردہ سوتر نمبر اول پر یہ درافشانی کرتے ہیں کہ اس جگہ مراد یہ ہے کہ ایشور کے ثابت کرنے میں پرتکش پرمان (ثبوت احساس) نہیں عاید ہوگا۔ ایسا کہنا کہ ایشور میں پرتکش پرمان تو نہیں جاتا۔ لیکن دوسرے پرمان انومان آدک ضرور گھٹ سکتے ہیں۔ نہ صرف ہمارے پیش کردہ سانکھ سوتر نمبر ۲ و ۳ کے خلاف ہے۔ بلکہ خود سوامی جی کے سدھانت کے بھی وردھ ہے۔ کیونکہ سوامی جی ستیارتھ پرکاش کے ساتویں سملاس میں ایشور پرتکش پرمان کا ثبوت بیان کرتے ہیں۔ لہذا سوامی جی کا یہ کہنا دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ آگے چلکر ہمارے پیش کردہ سوتر نمبر ۹ و ۱۰ پر یوں خامہ فرسائی کی ہے کہ اگر پرش میں شمولیت کی خرابیاں آ جائیں یعنی جس طرح کہ علت مادی سوکشم (عناصر کا مجموعہ لطیف) کے ملنے پر مرکبات کی صورت میں آگئی اسی طرح پرمیشور بھی ستھول (کثیف احساس پذیر) ہو جائے اس لئے پرمیشور دنیا کی علت مادی نہیں بلکہ علت فاعلی ہے

واہ واہ۔ آپ کی فلاسفی کے کیا کہنے ہیں۔ آپ تو واقعی ثانی فلاسفر ہیں۔ بھلا حضرت فرمایئے تو کہ ہمارے پیش کردہ مندرجہ بالا سوتروں میں سے کون سے سوتر ہیں۔ پرش کو جگت کا نمت کارن بیان کیا ہے۔ اگر پرش جگت کا نمت یا اپادان کارن ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ کپل اچاریہ انومان سے اس کا کھنڈن کرتے ہرگز نہیں۔ ان کا انومان سے ایشور کی تردید کرنا اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ ایشور جگت کا نمت اور اپادان کارن نہیں۔ آگے چل کر کپل اچاریہ اسبات کو صاف کر دیتے ہیں کہ ایشور جگت کا نمت و اپادان کارن (علت مادی و علت فاعلی) نہیں بلکہ پرکرتی ہے کپل جی کہتے ہیں۔ سہی سرود سرو کرتا یعنی یقیناً پرکرتی (پردھان) سب کچھ جاننے والی اور سب کچھ کرنے والی ہے۔ پھر کہتے ہیں پردھان سرشٹی پرارتھم سوتو اپیہ بھوگ ترتیوا و شٹکم کم دہن وت یعنی اگرچہ پردھان (پرکرتی) سرشٹی کو کرتی ہے لیکن وہ سرشٹی دوسروں کے لئے ہے کیونکہ اس میں خود بخود بھوگنے کی طاقت نہیں جیو ہی ان کاریوں کو بھوگتے ہیں۔ جیسے اونٹ کا بوجھ کو ڈو کر لیجانا دوسروں کے لئے ہے۔ اس پر شک ہو سکتا ہے کہ پردھان جڑ ہونے کی وجہ سے ایسے کاریہ کیسے کر سکتا ہے۔ اس کا جواب اگلے سوتر میں یوں دیتے ہیں۔ اچیتن تو ے اپی کھیر وت چیشٹتم پردھانیہ یعنی دودھ کی طرح اچیتن (غیر مدرک) پرکرتی سے بھی کام ہونے ممکن ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے دودھ غیر مدرک ہو کر بھی بچھڑے کو طاقت وغیرہ دیتا ہے۔ ویسے ہی پرکرتی بھی غیر مدرک ہونے کی وجہ سے پرش کے لئے بھوگ پیدا کرتی ہو۔ ان تمام سوتروں کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ کپل کے نزدیک ایشور جگت کا نمت و اپادان کارن نہیں ہے۔ بلکہ پرکرتی (پردھان) کو ہی جگت کا نمت اپادان کارن مانا ہے جب یہ حال ہے تو پھر کل لگیا چاریہ جی کا مذکورہ سوتروں سے ایشور کو جگت کا نمت کارن بیان کرنا سانکھ سوتروں کی ناجائز تاویل کرنا نہیں تو کیا ہے؟

یہاں تک یہ ثابت ہوا کہ کپل اچاریہ ایشور کو سرشٹی کرتا اور کرموں کا پھل داتا نہیں مانتے۔ اب آگے چلکر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کپل کے سدھانتوں کے مطابق ایشور اُپاسیہ (معبود) بھی نہیں ہے۔ بلکہ اپاسنا اور ستوتی کے قابل محض مکت شدہ ارواح ہیں جیسا کہ لکھا ہے مکتا تمنا پرشنشا اپاسا سدھوا یعنی ستوتی (تعریف) اور اپاسنا (عبادت) مکت آتما اور سدھوں (عارفوں) ہی کی ہے۔ اس پر ہمارے بعض دیانندی بھائی کہا کرتے ہیں کہ اس سوتر میں مکت آتما سے مراد پرماتما ہے مگر ان کا ایسا کہنا سانکھ درشن سے ناواقفیت کی وجہ ہے کیونکہ کپل نے مکت آتماؤں میں بھی ایشور کی اسدھی مانی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مکت بدھ یورن ترا بھاوان نہ تت سدھی یعنی چیتن دو ہی پرکار کا ہے۔ ایک مکت اور ایک بدھ تیسری قسم کا کوئی چیتن نہیں۔ اسلئے ایشور کی سدھی نہیں ہے۔ اگلے سوتر میں نتیجے کے طور پر کہتے ہیں۔ ادبھیہ تھا پیہ ست کرتوم یعنی دونوں صورتوں میں ایشور کا ثبوت نہیں ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ مکت ہے تو اس کا خاص کیا کام ہو سکتا ہے؟ جیسے دوسرے مکت جیو ایسا ہی وہ اور اگر وہ بدھ ہے تو دیگر دنیوی جیوں کی مانند ہے۔ دونوں حالتوں میں ایسی کوئی وجہ نہیں کہ جس کے لئے ایشور کو مان لیا جائے۔ پس مندرجہ بالا حوالجات سے آفتاب نصف النہار کی مانند روشن ہے کہ کپل اچاریہ انیشور وادی تھا۔ ان حوالوں کو دیکھتے ہوئے بھی سوامی دیانند اور ان کے انویائیوں کا سانکھ اچاریہ کو ایشور وادی کہنا ان کی خودغرضی نہیں تو کیا ہے؟ دیانندیوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ صداقت بطالت میں اور بطالت صداقت میں ہزار کوششوں سے بھی تبدیل نہیں ہو سکتی۔ آخر صداقت صداقت ہی اور بطالت بطالت ہی رہیگی۔ البتہ صداقت کو بطالت میں اور بطالت کو صداقت میں تبدیل کرنے والے اشخاص دین و دنیا میں خوار اور خستہ ہوتے ہیں۔ والسلام

رقیمہ نیاز

آریہ بخشی۔ بی۔ این۔ اوپال

سنہ سانکھ ۵/۹

لہ سانکھ ۳/۵۶ ۵ سانکھ ۳/۵۹

سنہ سانکھ ۱/۹۴ سنہ سانکھ ۱/۹۳ سنہ سانکھ ۱۵/۹۵

مؤلف صاحب سانکھ وغیرہ [illegible] کی طرح پرکرتی کو [illegible] ایشور کا [illegible]



تعلیم کفارہ

دوزخ سے نہ بندے بچیں نہ اللہ

ہمارے مولوی صاحب نے ناحق نجات بالاعمال کا کفارہ کی تعلیم کے مقابل قبضہ اُٹھایا۔ آپ کے مسلمات کی رو سے بندوں کا دوزخ سے نجات پانا تو ایک طرف رہا خدا بھی نہیں پاسکتا چند حوالے بغیر پڑھو دیکھو تاکہ تسلی ہوجاوے لکھا ہے

وَاِن منکم الّا واردھا کان علیٰ ربک حتماً مقضیاً ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظّٰلمین فیہا جثیا

یعنے اور کوئی تم میں سے نہیں جو اس میں داخل نہ ہوگا تیرے رب پر یہ وعدہ مقرر ہوچکا ہے۔ پھر بچادیں گے ہم اُن کو جو ڈرتے رہے تھے۔ اور چھوڑ دیں گے اُس میں اوندھے ظالموں کو۔ مریم ۵ رکوع۔

لفظ واردھا کی تفسیر میں آیا ہے

انکم وما تعبدون من دون اللّٰہ حصب جہنم انتم لہا واردون لو کان ھٰؤلاء اٰلھۃ ما وردوھا وکل فیہا خالدون

یعنے اے کافرو اللہ کے سوا جو تمہارے معبود ہیں۔ وہ سب جہنم کا ایندھن ہونگے۔ تم اس میں اترنے والے ہو۔ اگر یہ خدا ہوتے اس میں نہ اُترتے اور سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ انبیا ر آیت ۹۸ - ۱۰۰ یہ تو لفظ واردھا کی تفسیر ہوئی اور کفار کے معبودوں کی بابت یہ ایک نئی بات معلوم ہوئی کہ اگر یہ خدا ہوتے تو جہنم میں نہ اُترتے۔ اب حضرت محمد کی زبانی پیشتر حنفیت کی متعلقہ قوم کی کیفیت سنو پھر ہم حنفیت کے خلاف سنائینگے۔ لکھا ہے۔

افترقت الیہود علی احدی وسبعین او اثنین وسبعین فرقۃ وافترقت النصاریٰ علے احدی وسبعین او اثنین وسبعین فرقۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ

یعنے یہود اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے۔ اور نصاریٰ بھی اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے۔ میری امت ۷۳ فرقے ہوجائیگی

اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا اور ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔ پھر لکھا ہے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیاتین علے امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتّٰی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذالک وان بنی اسرائیل تفرقت علے ثنتین وسبعین ملۃ وستفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی۔ (رواہ الترمذی وقال حسن غریب)

یعنے میری امت کے لوگوں پر وہی آویگا جو بنی اسرائیل پر آیا مطابق ہونگے ان کے یہاں تک کہ اگر کسی نے ان میں سے .... کی ہو تو میری امت میں بھی ہوگی۔ اور بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے۔ میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی۔ سب آگ میں جائینگے مگر ایک ملت والے صحابہ نے پوچھا وہ کون ہیں اے رسول خدا کے فرمایا وہ طریقہ جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فائدہ اور آسانی کے لئے ہم ۲۳ جنوری ۱۹۱۴ء کو اخباران صاحبوں کے نام جن کا چندہ بابت ۱۹۱۳ء وصول نہیں ہوا وی۔ پی کرکے بھیجینگے۔ وی پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بے عزتی نہیں بلکہ آسانی ہے۔ منی آرڈر کرانے کی تکلیف اُٹھانی نہیں پڑتی چونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاتی ہے۔ اس لئے جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۴ء کا چندہ وصول نہیں ہوگا ان کا اخبار بند کردیا جائیگا

المشتہر

مینیجر نور افشاں۔

پھر احمد اور ابوداؤد کے لفظ معاویہ سے یوں آئے ہیں

قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا ان من کان قبلکم من اہل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ وان ہٰذہ الامۃ ستفترق علے ثلث وسبعین فرقۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وہی الجماعۃ

یعنے ہم میں آنحضرت خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا خبردار ہو کہ تم سے پہلے اہل الکتاب جو تھے۔ وہ بہتر فرقے ہوئے۔ اور قریب ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہوجائے گی۔ بہتر آگ میں جائینگے اور ایک جنت میں اور وہ جماعت ہے مذاہب الاسلام صفحہ ۲ و ۳

ان اقوال میں ایک جنتی فرقہ کا استثنےٰ خلاف قرآن ہے۔ قرآن شریف نے کسی اہل قرآن کو دوزخ سے مستثنےٰ نہیں کیا۔ بلکہ کل کے کل پر دوزخ جانے کا فیصلہ سنایا ہے۔ لہٰذا ایک فرقہ کا جنتی قرار دینا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بابت ایا ہے۔

یوم نقول لجہنم ھل امتلأت وتقول ھل من مزید۔

ایک دن دوزخ سے پوچھا جائیگا کہ کیا تو بھر گئی تو وہ کہتی جائے گی کیا کوئی اور ہے۔ ق آیت ۳۰ - اس کا جواب یوں آیا ہے۔

لا تزال جہنم تقول ھل من مزید حتّٰی یضع فیہا رب العزۃ قدمہ فتقول قط قط۔

یعنے جہنم ہمیشہ کہتی رہیگی کیا کچھ اور ہے یہاں تک کہ رب العزۃ اپنا قدم اس میں رکھیگا پھر وہ کہیگی بس بس۔ مشارق الانوار حدیث ۵۵۷

ہم قرآنی و حدیثی روئداد کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنے مخاطب کے مسلہ طریق نجات کی تحقیق کرتے ہوئے نجات بالاعمال کی انتہا تک آپہنچے۔ اس جگہ مولوی محمد صادق صاحب کھڑے ہو کر سب سے پہلے اپنی اور اہل قرآن کی نجات پر غور فرمائیں۔ اللہ کے وعدوں کی سچائی پر سوچیں

اوراں کی تلاش فرمائیں جو قرآن اور حضرت محمد اور اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے۔ گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے۔ اللہ کے عارف ہوتے ہوئے۔ نمازیں پڑھتے ہوئے۔ روزے رکھتے ہوئے۔ زکوٰۃ دیتے ہوئے۔ حج کرتے ہوئے حنفیت وحزائیت کے کل فرائض ادا کرتے ہوئے نجات پائیں گے۔ ہم تو جمیع اہل قرآن کو اوراں کے مسلہ کو جہنم میں دارو دیکھ لیجئے۔ اگر آپ کے مسلمات میں نجات کے یہی معانی ہیں تو آپ حق بجانب ہیں۔ باقی داشتہ

اَدعیتہ الکتاب

ایک انگریزی کتاب موسومہ "آور فیتھ فل گاڈ" کے آخر میں الکتاب کی دعائیں بیجائی تقید صحیفہ باب و آیات کنترین کی نظر سے گذریں۔ وہ اعظوں اور مبشروں کے مفید سمجھکر ہدیہ ناظرین نورافشاں کرتا ہوں۔ احقر ایس ڈبلیو طلر میتھوڈسٹ مشن بریلی

داعی	دعا			جواب		
	صحیفہ	باب	آیات	صحیفہ	باب	آیات
ابراہیم	پیدائش	۱۵	۱-۲	پیدائش	۱۵	۴-۶
"	"	۱۷	۱۸	"	۱۷	۲۰
"	"	۱۸	۲۳-۲۵	"	۱۸	۲۶
"	"	۱۸	۲۷-۲۸	"	۱۸	۲۸
"	"	۱۸	۲۹	"	۱۸	۲۹
"	"	۱۸	۳۰	"	۱۸	۳۰
"	"	۱۸	۳۱	"	۱۸	۳۱
"	"	۱۸	۳۲	"	۱۸	۳۲-۳۳
لوط	پیدائش	۱۹	۱۷-۲۰	پیدائش	۱۹	۲۱
ملازم ابراہیم	"	۲۴	۱۰-۱۴	"	۲۴	۱۵-۲۶
اسحٰق	"	۲۵	۲۱	"	۲۵	۲۱
یعقوب	"	۳۲	۹-۱۲	"	۲۳	۱-۱۱
"	"	۳۲	۲۶	"	۳۲	۲۷-۳۰

داعی	دعا			جواب		
	صحیفہ	باب	آیات	صحیفہ	باب	آیات
بنی اسرائیل	خروج	۲	۲۳	خروج	۲	۲۴-۲۵
				"	۳	۷-۹
				"	۶	۱-۸
موسیٰ	خروج	۱۵	۲۳: ۲۵	خروج	۱۵	۲۵
"	"	۳۲	۷-۱۳	"	۳۲	۱۴
"	"	۳۲	۳۰-۳۲	"	۳۲	۳۳-۳۴
"	"	۳۳	۱۲-۱۳	"	۳۳	۱۴
"	"	۳۳	۱۵-۱۶	"	۳۳	۱۷
"	"	۳۳	۱۸	"	۳۳	۱۹-۲۳
"	گنتی	۱۱	۱۴	گنتی	۱۱	۱۶-۱۷
"	"	۱۲	۱ و ۱۳	"	۱۲	۱۴
"	"	۱۴	۱۱-۱۹	"	۱۴	۲۰-۲۱
"	"	۱۶	۲۰-۲۲	"	۱۶	۲۳-۲۴

باقی داشتہ

اطلاع

اطلاع یجاتی ہے کہ انجمن عالم تلاوت کنندگان بائیبل (I. B. R. A.) کی فہرستیں اردو زبان میں بابت ۱۹۱۴ء اب تیار ہیں۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو ایک آنہ (۱) فی فہرست دیکر ذیل کے پتہ سے منگوا سکتے ہیں

مس این ڈائیلی مشن کمپونڈ۔ لودیانہ پنجاب

ضروری اطلاع

ناظرین نورافشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جب کبھی اپنا پتہ تبدیل کروانا یا کسی اور قسم کی اخبار کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں تو چٹ نمبر اور اپنا پرانا اور نیا دونوں پتہ مفصل تحریر کیا کریں۔ تاکہ تعمیل حکم میں کسی قسم کی رکاوٹ اور غلطی نہ ہو۔

ایڈیٹر

حالات جاپان	۲ر۸ر	اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی	مسیح کے خاص دوست	۸ر
شریف بیبیاں	۲ر و ۸ر	تاریخ مذہب	۸ر	کشف الحقایق	۸ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ و ۲ر گورکھی	۲ر	تاریخ روم	۸ر	بیگناہ نبی	۳پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر	تاریخ مصر	۸ر	فارقلیط	۳پائی
آواگون یا آئندہ زندگی	۱ر	تاریخ یونان	۸ر	حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
تناسخ کا کھنڈن	۲ر	مرقع روس	۸ر	حضرت محمد	۳پائی
سیر ہند	عر	قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر	انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
بچوں کی پرورش	ار	حیات پولوس	۴ر	اسمار الٰہی	۳پائی
لیبوریٹری میتھڈ	ار	حیات داؤد	۸ر	خدا کے دس حکم	۳پائی
دکیل کی سرگذشت رومن	۹ر	راہ زندگی	۱۲ر	مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳پائی
دوسوال زناستک تعلیم کا رداز روئے فلاسفی	۲ر	موازنہ مذاہب رومن	۸ر	مسیح یا محمد	۳پائی
سوبرچیر کاش	۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر	گنجینۂ اسلام رومن	۸ر	نماز	۳پائی
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر	رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر	سچا اسلام	۳پائی
ملکہ روت کا احوال " "	۶ر	تلاش حق اُردو - رومن اُردو	۲ر و ۶ر	قرآن	۳پائی
موسیٰ کا احوال " "	۶ر	دولت لازوال اُردو	۲ر-۵ر۶ر	یسوع مسیح	۳پائی
وشنو کے دس اوتار	۲ر	" رومن اُردو	۸ر	یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳پائی
ویدک تصنیفا	۱ر	عزت بیمثال اُردو	۲ر-۵ر۶ر	سورہ فاتحہ	۳پائی
اصلاح تمدن	۵ر	" رومن اُردو	۸ر	ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
اصلاح زراعت	۴ر	اصلاح اخلاق	۴ر	خدا ہمارا باپ	۳پائی
صنعت و دستکاری	۲ر	ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر	کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۲پائی	شادی کی بابت خیالات	۱ر	انصاف کا دن	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"	سچی اور جھوٹی خیرات	۲پائی	فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
ویدوں کی ازلیت	۲پائی	صفائی کی ضرورت	۳پائی	لقط ویدوں کی دیانندی تفسیر - رگوید میں سے	
پرستش حیوانات	۳پائی	دعوتِ اسلام	۱پائی	بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ - ڈی -	
تیرتھ	۲پائی	مسیح کا نمونہ		گرسولڈ	۲ر

کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم - ویری
صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ..... عہ
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک .. .. .. ﷲ
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک بالعہد .. .. ے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک .. .. ے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ر	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	عـ۲۵
پورا کالم	للعہ	عـ۲۵	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم ونثر مضمون بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے کیونکہ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے - اس میں کلیسائی اور ملکی خبریں کرسچین اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ موجب تنخواہ خریداران کے ۱۱ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے - نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کریں +

تواریخ کلیسا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک کے ہیں - قیمت ۸ر ہے +

باغِ دِل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی بنیار رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے - اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - تو فی کاپی ۱۱ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی ضرورت ہے - یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے - قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری اے - ایم ویری بی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں - ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۲۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے - ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے - اور نئے پراسپکٹس (اُردو وانگریزی) ہیننگ ڈوائرکٹر پادری والٹر جے - کلارک ایم - اے - نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی - بی - ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح - خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۲ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا - کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں رکشا کرو ڈول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار رہتا ہے - قیمت رکشا للعہ سے صہ کرو ڈول لعہ +

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

پادری جے - ڈی - بیروز صاحب پبلشر ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائمی بردر چھپا +